اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اَہْلِ بیت پر 100 مرتبہ درودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اس کی 100 حاجتیں پُوری فرمائے گا۔[1]

1 ... سیر اعلام النبلاء، جلد:6، صفحہ:442۔

اَہلِ بیتِ پاک یعنی پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں (مثلاً ازواجِ پاک اور تمام اَوْلادِ پاک) پر درود پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں درود عرض کریں، پھر اس کے ضمن میں **اَہلِ بیت** پر درود پیش کریں۔ مثلاً یُوں درودِ پاک پڑھ لیجئے! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّم۔

نبی کی شان میں ہو جس قدر درود پڑھو | مُحِبّو! پاؤ گے جنّت میں گھر درود پڑھو
جو اپنے کاموں کا انجام نیک چاہتے ہو | ہر ایک کام میں تم پیش تر درود پڑھو
ہزار درد کو یہ ایک دوا کفایت ہے | جو پیش آئے ذرا بھی خطر درود پڑھو [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدَب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1… نورِ ایمان، صفحہ:56 تا 57 ملتقطاً۔

2… جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

بیماری کی تفصیلات کیوں بتائیں...؟

حضرت بشر حافی رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے وَلِیُّ اللہ ہیں۔ آپ کا واقعہ مشہور ہے کہ آپ نے **بِسْمِ اللہ شریف** لکھے ہوئے کاغذ کا اَدَب کیا تو رَبِّ کریم نے آپ کو بلند مقام عطا فرما دیا۔[1] منقول ہے: ایک مرتبہ آپ بیمار ہوگئے۔ طبیب (یعنی ڈاکٹر) چیک اَپ کرنے کے لیے آیا، پوچھا: عالی جاہ! طبیعت کو کیا ہوا ہے؟

آپ تو وَلِیُّ اللہ تھے، تَوَقُّع یہی تھی کہ آپ مختصر لفظوں میں بات بتائیں گے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ کہہ دیں گے مگر طبیب اور وہاں حاضِر مُرِیدوں کی تَوَقُّع کے خِلاف آپ نے اپنی بیماری کی تفصیلات بتانی شروع کر دیں (مثلاً ❁ پہلے مجھے ہلکا سا زُکام ہوا تھا ❁ پھر سَر دَرْد شروع ہو گیا ❁ ساتھ ہی بُخار بڑھ گیا ❁ ساتھ ہی سینے میں دَرْد بھی ہونے لگا وغیرہ، یُوں آپ نے اپنی بیماری کی پُوری تفصیلات بتا دِیں)۔ کسی نے عرض کیا: عالی جاہ...!! یہ (اتنی تفصیلات بتانا) کیا اللہ پاک کے ساتھ شِکایت نہیں ہو جائے گی؟ آپ نے بڑا خوبصورت جواب دیا، تَوَجُّہ سے سنیئے! فرمایا: لَا اِنَّمَا اُخْبِرُهٗ بِقُدْرَةِ الْقَادِرِ عَلَيَّ نہیں...!! یہ شکایت نہیں ہے بلکہ میں تو یہ بتا رہا ہوں کہ قُدْرتوں والے رَبّ کی قُدْرت کس طرح میرے بدن پر بھی جاری ہے (میرا اپنے بدن پر بھی کوئی اِختیار نہیں چل رہا)۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی بھی کیسی نِرالی شان ہے۔ اُن کی ساری باتیں ہی حکمت سے بھرپُور ہوتی ہیں۔ دیکھیے! حضرت بِشْر حافی رحمۃُ اللہِ علیہ بیمار تھے اور طبیب (یعنی ڈاکٹر) کو اپنی بیماری کی تفصیلات بتا رہے تھے۔

1...وفیات الاعیان، جلد:1، صفحہ:275۔

2...اللمع فی التصوف، کتاب آداب المتصوفہ، ذکر آداب المرضی فی مرضھم، صفحہ:272 مفصلاً۔

ہم بھی بیمار ہوتے ہیں، ڈاکٹر کے پاس ہم بھی جاتے ہیں، کوئی عیادت کرنے آجائے تو ہم بھی اسے اپنی بیماری کی تفصیلات بتایا کرتے ہیں مگر ہم میں اور وَلِیُّ اللہ کے ارشادات میں فرق دیکھیے کتنا زیادہ ہے، ہم اپنی بیماری کے تذکرے کرتے ہیں ہمدردیاں سمیٹنے کے لیے، اللہ پاک کے وَلی بیماری کی تفصیل بتاتے ہوئے بھی لوگوں کی تَوَجُّہ اللہ پاک کی جانِب کروا رہے ہیں کہ بھائیو...!! دیکھو! میں بندہ ہوں، تم بھی بندے ہو، ذرا سوچو! ہم رَبِّ کریم کے کتنے محتاج ہیں، یہ ہاتھ ہمارے ہیں، پاؤں ہمارے ہیں، ناک، مُنہ، سَر، سینہ، بازُو یہ پُورا بدن ہمارا ہے مگر اس بدن پر اِختیار ہمارا نہیں چلتا بلکہ اللہ پاک کی قُدْرَتیں اَثر کرتی ہیں، جب وہ مالِکِ کریم! ایسی قدرتوں والا ہے، ہم ایسے بے بس ہیں تو بتاؤ! ہمیں اُس کی مرضی سے ہٹنے، اپنی مرضیاں چلانے، تکبر کرنے، ڈینگیں مارنے کا جواز ہی کیا رہ جاتا ہے۔ سچ یہی ہے کہ وہ مالک ہے، کامیاب وہ ہے جو اس کے حُضُور سرِ تسلیم جھکا دیتا ہے۔

اللہ غالِب ہے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ (پارہ:15، سورۂ کہف:44)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: یہاں پتہ چلتا ہے کہ تمام اِختیار سچّے اللہ کا ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ پاک نے فرمایا:

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ (پارہ:7، سورۂ انعام:61)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ❀ ہم بیمار ہوتے ہیں، پھر صحت بھی پا جاتے ہیں ❀ کبھی ہم بیمار

ہوتے ہیں تو لمبے عرصے تک بیماری چلتی رہتی ہے، ہم ڈاکٹرز (**Doctors**) کے پاس جاتے ہیں، دوائیں (**Medicines**) لیتے ہیں ❁ بعض دفعہ آپریشن بھی ہوتے ہیں ❁ کبھی ڈاکٹر کہتے ہیں تو دوسرے ملکوں میں بھی پہنچتے ہیں، لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں مگر شِفَا نہیں ملتی۔ ہم شِدَّت سے چاہتے ہیں کہ شِفَا مل جائے، یہ تمنّا کر رہے ہوتے ہیں کہ کونسا لمحہ ہو، ہم تندرست ہو جائیں مگر اِس شِدَّتِ تمنّا کے باوُجُود ہماری مرضی نہیں چَل پا رہی ہوتی۔ اِس سے ہمیں مَعْلُوم ہوتا ہے کہ کوئی ہے جس کی مرضی چل رہی ہے۔

کوئی تَو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خُدا ہے
جو رات کو دِن اور دِن کو رات بنا رہا ہے، وہی خُدا ہے
کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا جو خُدا نے چاہا
جو سب کے ماتھے پہ مُہرِ قُدرت لگا رہا ہے، وہی خُدا ہے

بیماری سرکشی سے بچاتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم بیمار ہوتے ہیں، مَعْمُول کی بات ہے، یہ سچّی بات ہے کہ بیماری بہت تکلیف دِہ ہوتی ہے، بیمار بندہ بہت ساری مشکلات کا شِکار ہو جاتا ہے، البتہ! یہ بہت بڑی نعمت بھی ہے۔ اگر ہم بیمار نہ ہوا کرتے، موت ہمارے سامنے نہ کھڑی ہوتی تو آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ انسان کس قدر سرکشیوں میں مُبْتَلا ہو سکتا تھا۔

فِرْعَوْن کتنا سرکش تھا، اِس بدبخت نے بنی اسرائیل کے 70 ہزار بچوں کو شہید کروایا۔[1] قرآنِ کریم نے اِس کے مُتَعَلِّق فرمایا:

1… تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:49، جلد:1، صفحہ:371۔

وَ فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ (پارہ:30، سورۂ فجر:10)

ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور فرعون (کے ساتھ) جو میخوں والا تھا۔

وَتَدْ یا **مِیخ** کِیل کو کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں لَوہے کے کِیل آتے ہیں نا جو لکڑی میں لگتے ہیں، یہ اور اِس طرح کی دیگر جو چیزیں ہوتی ہیں جو کِیل کا کام کرتی ہیں، عربی میں اِنہیں **وَتَدْ** کہتے ہیں۔ فِرْعَوْن کی عادَت تھی، جسے سزا دینی ہوتی، اُس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں کِیل ٹھونک دیا کرتا تھا۔[1] **اِسے چَومیخا کرنا کہتے ہیں۔** اندازہ لگائیے! یہ کتنا سرکش تھا۔ پھر اس کی سرکشیوں کی انتہا یہ تھی کہ اِس بدبخت نے کہا:

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ (پارہ:30، سورۂ نازعات:24)

ترجمۂ کنزُ العِرفان: میں تمہارا سب سے اعلیٰ ربّ ہوں۔

آخر یہ کس گھمنڈ میں ایسی سرکشی کر رہا تھا، کس گھمنڈ میں اِس نے خُدائی کا دعویٰ کر ڈالا تھا، اتنا ظُلْم کیوں ڈھا رہا تھا۔ روایات میں آیا ہے: فِرْعَوْن 400 سال زِندہ رہا، اِس دوران اِسے کبھی کوئی بیماری نہیں آئی، سَر دَرْد بھی نہ ہوا، بُخار بھی کبھی نہ ہوا۔[2] چونکہ اِس پر بیماریاں نہیں آئی تھیں، چنانچہ یہ اپنی اَوْقات میں نہ رہا، اپنی اَوْقات سے باہَر نکلا اور غرور و تکبُّر میں **مُبْتَلَا** ہو کر سرکش ہو گیا۔

مولانا رُوم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

نَفْسِ کَس رَا فِرْعَوْن نِیْسْت
لَیْکْ اُوْ رَا عَوْن کَس رَا عَوْن نِیْسْت

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ فجر، زیرِ آیت:10، جلد:10، صفحہ:664۔

2... احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان ان ترک التداوی... الخ، جلد:4، صفحہ:352۔

مفہوم: یعنی کون ہے جس کا نَفْسِ اَمَّارہ فرعون نہیں ہے، بات یہ ہے کہ اُس فرعون کو تاج و تخت و حکومت مِل گئی تھی، ہمیں یہ چیزیں مُیسر نہیں ہیں۔ اگر میسر آجائیں تو عام لوگ بھی فِرعَون بننے میں دَیر نہیں لگائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہی بات ہے، یہ جو بیماری ہمیں آجاتی ہیں، کبھی سَر دَرد ہو گیا، کبھی بُخار ہو گیا، ابھی سردیاں شروع ہو رہی ہیں تو کئی افراد کو نزلہ، زُکام، فلو ہو جاتا ہے ❁ کسی کو شُوگر ہو جاتی ❁ کوئی گُردوں کے مسئلے کا شکار ہے ❁ کسی کا جگر دُرُست طریقے سے کام نہیں کر رہا ❁ کسی کو پھیپھڑوں کا مسئلہ ہے ❁ کسی کی ٹانگ میں دَرد ہے ❁ کسی کے اعصاب کمزور ہیں۔ غرض؛ اِس دُنیا میں سب ہی بیمار ہوتے ہیں اور یہ بیماری جب آتی ہے تو ہمیں ہماری اَوقات یاد دِلا دیتی ہے اور تقاضا کرتی ہے کہ اے بندے...!! تُو خُود مختار نہیں، تُو محتاج ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۱۵﴾ (پارہ:22، سورۂ فاطر:15)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! تم سب اللہ کے مُحتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز، تمام خوبیوں والا ہے۔

بَس...!! انسان کو چاہیے کہ اپنی اَوقات پہچانے اور رَبِّ کریم کے حُضُور ہمیشہ عاجزی اِختیار کرتا رہے۔

اُچّے بوَل نہ بوَل ظُھُورِی رَبّ دے بَندے کِہہ گئے نے
نِیوِیں پا کے ٹُردِیاں رِہنا چَنگا لَگدا اِے

وضاحت: اے ظہوریؔ! اللہ پاک کے نیک بندے کہہ گئے ہیں کہ کبھی بھی فخریہ اور غرور و تکبر والی باتیں نہ کرو نہ ہی ایسے انداز اپناؤ، کیوں..؟؟ اس لیے کہ ہم بندے ہیں، ہمارے لیے بہتر اور اچھا یہی ہے کہ ہم عاجزی اختیار کریں۔

بیماری اللہ پاک کی یاد دِلاتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! بیماری بہت بڑی نعمت ہے اور اِس میں نعمت ہونے کا بڑا سبب یہ ہے کہ بیماری آدمی کو اللہ پاک کی یاد دِلا دیتی ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآىٕمًا ۚ (پارہ:11، سورۂ یونس:12)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہم سے دعا کرتا ہے

یہ انسانی عادَت ہے، جب اِسے کوئی مصیبت، پریشانی آتی ہے، تکلیف پہنچتی ہے، پہلے تو بہت ہاتھ پَیر مارتا ہے، یہ دوا کھا، وہ کھا، اِس ڈاکٹر سے مِل، اُس سے مِل، یہ ٹیسٹ، وہ ٹیسٹ، آخر بات نہیں بنتی، شِفا نہیں ملتی...!! اب آدمی مایُوس ہوتا ہے، سب دروازے بند نظر آتے ہیں، سائنس، ٹیکنالوجی، بڑے بڑے سائنسی آلات، مشینیں، ماہِر تَرِین ڈاکٹرز کچھ نہیں کر پا رہے ہوتے، اب آدمی کو ایک ہی دَروازہ نظر آتا، اب وہ اللہ پاک کو پُکارتا ہے: اے مالِک! تُو ہی شفا دینے والا ہے، اے میرے کریم رَبّ! تُو ہی بندوں پر رحم فرمانے والا ہے، مجھے شِفا نصیب فرما۔

پتا چلا؛ بیماری وہ نعمت ہے جو سرکش انسان کو بھی اُس کی سرکشی سے موڑ کر اللہ پاک کے دروازے پر لے آتی ہے۔

جب میڈیکل رپورٹ تبدیل ہوئی

ایک واقعہ ہے؛ کوئی خاتُون تھی، گُناہوں بھری زندگی گزار رہی تھی، ایک مرتبہ اِس نے ضرورت کے تحت کچھ میڈیکل ٹیسٹ کروائے۔ اب رپورٹ آنی تھی۔ جب رپورٹ

آئی، یہ دیکھ کر اِس کے ہوش اُڑ گئے کیونکہ رپورٹ کے مُطابِق خاتُون کو کینسر تھا اور رپورٹ کے مُطابِق یہ بَس کچھ ہی عرصے کی مہمان تھی۔ اب یہ ڈری، اِسے موت آنکھوں کے سامنے دِکھائی دینے لگی، چنانچہ اُس نے گُناہ چھوڑے، سچّی تَوبَہ کی اور نیکیوں میں زندگی گزارنی شروع کر دی۔

اِدھر اِس نے تَوبَہ کی، ساتھ ہی کچھ عِلاج مُعَالجہ بھی شروع ہوا۔ دو چار دِن ہی گزرے تھے کہ ہسپتال سے کال آئی اور اُسے بتایا گیا: محترمہ! ہم معذرت چاہتے ہیں جو رپورٹ آپ کو دی گئی تھی، وہ اصل میں آپ کی نہیں تھی، وہ کسی اور خاتُون کی تھی، چونکہ نام ایک جیسے تھے، اِس لیے غلط رپورٹ آپ کو چلی گئی۔ آپ کے ٹیسٹ بالکل کلئیر ہیں آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اب اس کو حوصلہ تو ہو گیا مگر یہ تَوبَہ کر چکی تھی۔ چند دِن کا جھٹکا اِسے گُناہوں سے چھڑا کر نیک بنا گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے۔ بیماری اللہ پاک سے مِلانے والی، رَبِّ کریم کی یاد دِلانے والی ہوتی ہے۔

شکوے مت کیجیے!!...

مگر...!! افسوس! اب ہمارے ہاں حالات بڑے عجیب ہو گئے ہیں۔ بیماری وہ ہے جو انسان کا غرور توڑتی ہے، دِل میں اللہ پاک کی یاد بڑھاتی ہے مگر ہمارے ہاں بعض لوگ بیمار ہو جائیں تو بجائے اِس کے کہ اللہ پاک کے حُضُور سَر جھکائیں، اُلٹا شکوے شکایتیں شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً ❁ آخر یہ بیماری مجھے ہی کیوں لگی؟ ❁ میں نے کسی کا کیا بگاڑا تھا؟ ❁ غربت پہلے ہی بہت تھی، اب یہ بیماری بھی لگ گئی ❁ بَس جی! کیا کریں۔ فُلاں فُلاں بڑے بڑے

مجرموں کو دیکھو! ٹھیک ٹھاک ہیں، بیماری بھی بس غریبوں ہی کے لیے رہ گئی ہے ❁ بعض نادان تو اللہ پاک پر اعتراضات شروع کر دیتے ہیں۔ یاد رکھیے! اللہ پاک پر اعتراض کرنے سے آدمی دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔ امیر اہلسنت دامَت بَرَکاتُہمُ العالِیَہ نے اپنی کتاب **کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب** میں اس کی ایک مثال لکھی۔ بڑی اہم بات ہے، غور سے سنیے گا، لکھتے ہیں: اگر کسی نے بیماری یا کسی مصیبت کی وجہ سے اللہ پاک پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: **اے میرے رَبّ! تُو مجھ پر کیوں ظُلْم کرتا ہے؟ حالانکہ میں نے تو کوئی گُناہ کیا ہی نہیں۔ یہ کہنے والا دائرۂ اسلام سے نکل جائے گا۔**[1]

اللہ ہمیں کر دے عطا قُفلِ مدینہ | ہر ایک مسلماں لے لگا قفلِ مدینہ
بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے | اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ[2]

کہیں رَبّ ناراض نہ ہو گیا ہو...؟

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ بیمار ہو گئے، اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کو ساتھ لے کر ان کی تیمار داری کے لیے تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ چہرہ زمین کی طرف کر کے لیٹے ہوئے تھے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عثمان! کیا ہوا، اپنا سَر کیوں نہیں اُٹھاتے؟ عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے۔ سرکارِ عالی، مکے مدینے کے والی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ:179۔

2...وسائلِ بخشش، صفحہ:93 ملتقطاً۔

وَسَلَّم نے فرمایا: کیوں حیا آتی ہے؟ عرض کیا: یارَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا پاک پروردگار مجھ سے ناراض نہ ہو گیا ہو...!![1]

اللہُ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ نے کوئی گُناہ کا کام نہیں کیا تھا، اللہ پاک کی ناراضی والا کوئی کام نہیں ہوا تھا، مگر جو سچا عاشِق ہوتا ہے، اُسے بَس ہر وقت یہ دھڑکا ہی لگا رہتا ہے کہ کہیں میرا مَحْبُوب مجھ سے ناراض نہ ہو جائے، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو بھی اسی طرح دھڑکا لگا ہوا تھا، آپ زمین کی طرف چہرہ کر کے لیٹے ہوئے تھے، سَر اُوپَر نہیں اُٹھا رہے تھے، گویا اپنے طَوْر پر اِظْہارِ ندامت کر رہے تھے کہ ہائے! میرا رَبّ مجھ سے ناراض تو نہ ہو گیا ہو۔ جب سلطانِ انبیا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے صحابی حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی بات سُنی تو فرمایا: عثمان! یہ جبریل علیہ السَّلام ہیں، مجھے خبر دے رہے ہیں کہ تم آسمان والوں کا نُور ہو، زمین والوں کا اور جنّت والوں کا چراغ ہو۔[2]

جو دِل کو ضیا دے جو مقدر کو جِلا دے	وہ جلوۂ دیدار ہے عثمانِ غنی کا
جس آئینہ میں نُورِ اِلٰہی نظر آئے	وہ آئینہ رُخسار ہے عثمان غنی کا[3]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ صحابیِ رسول کا پیارا انداز ہے۔ آپ ذرا دونوں طرف کا تَقابُل کیجیے! ایک ہم ہیں، ہماری حالت یہ ہے کہ ہم دِن رات گُناہ کرتے ہیں ❁ فجر پڑھی نہیں جاتی ❁ جماعت جو کہ واجب ہے، ہم سے عموماً چھوٹ جاتی ہے ❁ حلال حرام کی

1...ریاض النضرۃ، الباب: الثالث، فصل: السادس، جز: 3، صفحہ: 20۔

2...ریاض النضرۃ، الباب: الثالث، فصل: السادس، جز: 3، صفحہ: 20۔

3...ذوقِ نعت، صفحہ: 81۔

تمیز ہمیں نہیں ہے ۞ روزانہ گھنٹوں کے گھنٹوں سوشل میڈیا پر فضولیات یا گُناہوں بھرے معاملات میں گزر جاتے ہیں ۞ نگاہوں کی حفاظت ہم نہیں کر پاتے ۞ کانوں کو گُناہوں سے بچانے کا ذِہن ہمارا نہیں ہے ۞ غیبتیں ہم کرتے ہیں ۞ چغلیاں ہم کھاتے ہیں ۞ جھوٹ کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں ہے، زبان سے پھسل پھسل کر جھوٹ نکل رہا ہوتا ہے۔ حالات ہمارے یہ ہیں۔ اور کہتے ہم کیا ہیں؟ پتا نہیں کونسا گُناہ ہو گیا؟ پتا نہیں یہ بیماری کس گُناہ کی سزا ہے؟

دُوسری طرف صحابیٔ رسول مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ ذُو النُّوْرَین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کا انداز مبارک دیکھیے! ۞ گُناہ کرتے نہیں ہیں ۞ بہت بلند درجے کے متقی ہیں ۞ نیک ہیں ۞ پرہیز گار ہیں ۞ نمازی ہیں اور سُبْحٰنَ اللہ! نمازی بھی کیسے؟ ہم تو اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں، وہ بلند شان والی مسجد نبوی شریف میں، نبیوں کے امام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ نیکیوں کا عالَم یہ ہے۔ بیمار ہو گئے تو کہہ کیا رہے ہیں: مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں میرا ربّ مجھ سے ناراض نہ ہو گیا ہو۔

کاش! ہمیں بھی ایسی توفیق مِل جائے۔ کاش! ہم بھی عاجزی اپنانے والے، اللہ پاک کو یاد کرنے والے، اُس کی پاک بارگاہ کے انتہائی باادَب بن جائیں۔

وہی مجھے شِفا بخشتا ہے

انبیائے کرام علیہم السَّلَام کا پیارا پیارا انداز دیکھیے! اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السَّلَام کا جملہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں ذِکْر کیا، فرماتے ہیں:

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾ (پارہ:19، سورۂ شعراء:80)	تَرْجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

اَدَب دیکھیے کیسا کمال ہے؟ بھلا سوچئے! کیا بندہ خُود بیمار ہوتا ہے؟ نہیں۔ بیماری بھی اللہ پاک کی مرضی سے ہی آتی ہے، شفا بھی اسی کی جانِب سے عطا ہوتی ہے مگر یہ حضرت ابراہیم علیہ السَّلَام کا ادب ہے آپ نے مرض کی نسبت اللہ پاک کی طرف نہیں کی، یہ نہیں کہا کہ وہ مجھے بیمار کرتا ہے بلکہ کہا: جب میں بیمار ہوجاتا ہوں تو وہ مجھے شِفَا عطا فرماتا ہے۔

یہی انداز ہمیں بھی اپنانا چاہیے، بیماری کی نسبت اپنی طرف کریں۔ یہ نہ کہیں کہ نجانے کونسا گُنَاہ ہوگیا؟ مجھے ہی کیوں بیمار کر دیا؟ بلکہ کہیں: میں بیمار ہوگیا ہوں، یہ میرے ہی کرتُوتَوں کی سزا ہے۔ شِفَا اللہ پاک عطا فرمائے گا۔

نیک لوگ بیماری کی خواہش کرتے تھے

حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے: 2 عابِد یعنی عبادت گزار 50 سال تک اللہ پاک کی عبادت کرتے رہے، پچاسویں سال کے آخِر میں اُن میں سے ایک عابد سخت بیمار ہوگئے، وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں آہ وزاری کرتے ہوئے اِس طرح التجا کرنے لگے: اے میرے پاک پروردگار! میں نے اتنے سال مسلسل تیرا حکم مانا، تیری عبادت بجالایا پھر بھی مجھے بیماری میں مُبْتَلَا کر دیا گیا، اِس میں کیا حکمت ہے؟ میرے مولیٰ! میں تو آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں۔ اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم فرمایا: اِن سے کہو، تم نے ہماری ہی امداد و احسان اور عطا کردہ توفیق سے ہماری عبادت کی سعادت پائی، باقی رہی بیماری! تو ہم نے تم کو اَبرار کا رُتبہ دینے کے لیے بیمار کیا ہے۔ تم سے پہلے کے لوگ تو بیماری و مصیبتوں کے خواہش مند ہوا کرتے تھے اور ہم نے تمہیں بِن مانگے عطا فرمادی۔ (1)

1… عیون الحکایات، الحکایۃ الحادیۃ والخمسون بعد الثلاثمائۃ، صفحہ: 312۔

بیماری بہت بڑی نعمت ہے

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اِس کے مَنافِع بے شمار ہیں، اگرچہ آدمی کو بظاہر اِس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے، حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری اَمراضِ رُوحانیہ (مَثَلًا دُنیا کی مَحبَّت، دولت کی حرص، بُخل، دل کی سختی وغیرہ) ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیز ہے اور اِسی کو مرضِ مُہلک (مُہ۔لِک۔یعنی ہلاک کرنے والی بیماری) سمجھنا چاہیے۔[1]

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر | یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹا جاتا ہے
اصل بَرْبَادکُن امراض گناہوں کے ہیں | بھائی کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے

بیماری میں مومن اور منافق کا فرق

رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے بیماریوں کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا: مومِن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے، اُس کی بیماری سابقہ گناہوں سے کفّارہ ہو جاتی ہے اور آیِندہ کے لیے نصیحت اور منافِق جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا، اُس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اُسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اُسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا![2]

مَشْہُور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کیونکہ مومن بیماری میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ یہ بیماری میرے

1...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:799، حصّہ:4۔

2...ابو داود، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرۃ للذنوب، صفحہ:499، حدیث:3089۔

کسی گناہ کی وجہ سے آئی اور شاید یہ آخِری بیماری ہو جس کے بعد موت ہی آئے، اِس لیے اسے شِفا کے ساتھ **مغفِرت** بھی نصیب ہوتی ہے۔ (جبکہ) منافق غافِل یہی سمجھتا ہے کہ فلاں وجہ سے میں بیمار ہوا تھا (مثلاً فلاں چیز کھالی تھی، موسم کی تبدیلی کے سبب بیماری آئی ہے، آج کل اس بیماری کی ہوا چلی ہے وغیرہ) اور فُلاں دوا سے مجھے آرام ملا (وغیرہ وغیرہ) اَسباب میں ایسا پھنسا رہتا ہے کہ مُسَبِّبُ الْاَسباب (یعنی سبب پیدا کرنے والے ربّ) پر نظر ہی نہیں جاتی، نہ توبہ کرتا ہے نہ اپنے گناہوں میں غور۔[1]

مَرَض اُسی نے دیا ہے دوا وہی دے گا | کرم سے چاہے گا جب بھی شفا وہی دے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیماری کی برکتیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہم بیمار ہوتے ہیں، اِس میں بھی بڑی برکتیں ہیں۔ چند احادیثِ کریمہ سنیے!

بیمار کے لیے تحفہ

سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف 2 فرشتے بھیجتا ہے کہ جا کر دیکھو میرا بندہ کیا کہتا ہے۔ بیمار اگر اللہ پاک کی حمد و ثنا کرتا (مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا) ہے تو فرشتے اللہ پاک کی بارگاہ میں جا کر اِس کا قَول عرض کرتے ہیں اور اللہ پاک خوب جانتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہوتا ہے: اگر میں نے اِس بندے کو اِس بیماری میں موت دے دی تو اِسے جنّت میں داخل کروں گا اور اگر صحّت عطا کی تو اِسے پہلے

1… مراۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:424۔

سے بھی بہتر گوشت اور خون دوں گا اور اِس کے گناہوں کو مُعاف کر دوں گا۔[1]

بیماری کے فضائل پر 5 احادیث

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے میں آپ کو بیماری کے فضائل پر مشتمل 5 احادیثِ مبارکہ سناتا ہوں:

1. بیشک اللہ پاک اپنے بندے کو بیماری میں مُبْتَلَا فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کا ہر گناہ مٹا دیتا ہے۔[2]
2. جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اُسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔[3]
3. جب اللہ پاک کسی مسلمان کو جسمانی تکلیف میں مُبْتَلَا کرتا ہے تو فرشتے سے فرماتا ہے: جو نیک عمل یہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا اُس کے لیے وُہی لکھو۔ پھر اگر اللہ پاک اُسے شفا عطا فرماتا ہے تو اُس کے (گناہ) دُھل جاتے ہیں اور وہ پاک ہو جاتا ہے اور اگر اُس کی موت آجائے تو اُس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے اور اُس پر رحم کیا جاتا ہے۔[4]

1... موطا امام مالک، کتاب العین، باب ماجاء فی اجر المریض، صفحہ:497، حدیث:1798۔

2... مستدرک، کتاب الجنائز، بابما من شیءیصیب... الخ، جلد:1، صفحہ:669، حدیث:1326۔

3... الادب المفرد، باب العیادة جوف اللیل، صفحہ:152، حدیث:497۔

4... مسند احمد، جلد:5، صفحہ:750، حدیث:14063۔

4. مریض کے گناہ اِس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتّے جھڑتے ہیں۔[1]
5. اللہ پاک فرماتا ہے: جب اپنے بندے کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے، تو آنکھوں کے بدلے اُسے جنّت دوں گا۔[2]

ایک رات کے بخار کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے: جو ایک رات بخار میں مُبْتَلَا ہو اور اِس پر صَبْر کرے اور اللہ پاک سے راضی رہے تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اُس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔[3]

بخار محشر کی آگ سے بچائے گا

اللہ پاک کے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مریض کی عیادت فرمائی تو فرمایا: تجھے بشارت ہو کہ اللہ پاک فرماتا ہے: بخار میری آگ ہے اِس لیے میں اِسے اپنے مومِن بندے پر دنیا میں مُسَلَّط کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن اُس کی آگ کا حصّہ (یعنی بدلہ) ہو جائے۔[4]

بخار کو برا نہ کہو

پیارے آقا، سوہنے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ایک مرتبہ حضرت اُمِّ سائب رَضِیَ اللہُ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہو؟ عرض کی: بخار

1... الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، الترغیب فی الصبر... الخ، صفحہ:1069، حدیث:56۔

2... بخاری، کتاب المرضیٰ، باب فضل من ذہب بصرہ، صفحہ:1433، حدیث:5653۔

3... شعب الایمان، باب صبر علی المصائب، فصل فی ذکر... الخ، جلد:7، صفحہ:167، حدیث:9868۔

4... ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الحمی، صفحہ:563، حدیث:3470۔

آگیا ہے، اللہ پاک اِس میں بَرَکت نہ کرے۔ اِس پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بخار کو بُرا نہ کہو کہ یہ تو آدمی کی خطاؤں کو اِس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے میل کو۔[1]

مَشْہُور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بیماریاں ایک یا دو عُضُو کو ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک ہر رَگ میں اثر کرتا ہے، لہٰذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو مُعاف کرائے گا۔[2]

یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مٹاجاتا ہے | یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر

بیمار آدمی کے لیے چند آداب

پیارے اسلامی بھائیو! بیمار ہونا ہمارے ہاں ایک معمول کی بات ہے، ہم عموماً بیمار ہوتے ہی رہتے ہیں۔ میں بیماری کی حالت کے چند آداب عرض کرتا ہوں۔

دیکھیے! اسلام کتنا پیارا دِین ہے۔ دُنیا میں حقوق و آداب کی بات کی جاتی ہے ۞ اٹھنا کیسے ہے؟ ۞ بیٹھنا کیسے ہے؟ ۞ چلنے کے آداب ۞ ملاقات کے آداب۔ یہ چند عنوانات ہیں جن پر جدید فلسفہ بات کرتا ہے، قربان جایئے! اسلام وہ دِین ہے جو بچپن سے لے کر بڑھاپے تک زِندگی کے ہر ہر مرحلے کے، ہر ہر حالت کے، ہر ہر کیفیت کے الگ الگ آداب ہمیں سکھاتا ہے۔ شاید آپ نے بھی پہلی بار سُنا ہو گا کہ **بیماری کے بھی آداب** ہوتے ہیں۔ جی ہاں! ہوتے ہیں۔ کیا ہوتے ہیں؟ سنیے!

1... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المومن... الخ، صفحہ 999، حدیث: 2575۔

2... مراٰۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 413۔

(1) : بیماری چھپائیے !

پہلا اَدَب یہ ہے کہ بیماری آجائے تو جہاں تک ہو سکے بیماری کو چھپائیے! گھر والوں کو بتانا، ڈاکٹر کو بتانا، یہ الگ بات ہے، اِس کی ضرورت ہوتی ہے مگر بعض لوگ خوامخواہ اپنی بیماریوں کے قصّے سنانا شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی عیادت کرنے آجائے تو اسی کو لمبی کہانی (***Story***) سُنانا شروع کر دیتے ہیں۔ ہم عام لوگ ہیں، اچھی نیّتیں بن نہیں پاتیں، اِس لیے عافیت اِسی میں ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہم اپنی بیماری کو چھپا کر رکھیں۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اسے چھپایا اور لوگوں سے اس کی شکایت نہ کی تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اُس کی مغفرت فرمادے۔[1]

داڑھ میں درد کے سبب میں سو نہ سکا!(حکایت)

امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں: حضرت اَحْنَف بن قَیْس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میری داڑھ میں شدید درد ہوا جس کے سبب میں ساری رات سو نہ سکا۔ میں نے دوسرے دن اپنے چچا جان کی خدمت میں شکایت کی کہ میں داڑھ کے درد کی وجہ سے ساری رات سو نہ سکا۔ اِس بات کو میں نے 3 بار دُہرایا۔ اِس پر اُنہوں نے فرمایا: تم نے ایک ہی رات میں ہونے والے اپنے دَرد کی اتنی زِیادہ شکایت کر ڈالی! حالانکہ میری آنکھ کو ضائع ہوئے 30 برس ہو چکے ہیں، (اگرچہ دیکھنے والوں کو معلوم ہو مگر اپنی زَبان سے) میں نے کبھی کسی سے اِس کی شکایت نہیں کی۔[2]

1... معجم اوسط، جلد: 1، صفحہ: 214، حدیث: 737۔

2... احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الرکن الثالث من کتاب الصبر... الخ، جلد: 4، صفحہ: 163۔

(2) : نظر خُدا پر رکھیے!!...

دوسرا اَدَب یہ ہے کہ بیمار ہوں اور شِفَا ملے، اس سارے مُعَاملے میں نظر خُدا پر رکھا کیجیے! جی ہاں! ہم لوگ بہت مادَّہ پرست ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عقیدہ ہر مسلمان کا یہی ہوتا ہے کہ شِفَا اللہ پاک ہی دیتا ہے مگر ہم لفظوں میں اپنے اس عقیدے کا اِظْہار نہیں کر رہے ہوتے، ہماری پہلی نگاہ اس عقیدے کی طرف نہیں ہوتی، عموماً لوگ کہہ رہے ہوتے ہیں: فُلاں چیز کھائی تھی، لہٰذا بیمار ہو گیا، فُلاں دوا کھائی تھی، لہٰذا ٹھیک ہو گیا ❁ موسَم تبدیل ہو رہا تھا، اس لئے نزلہ ہو گیا ❁ فُلاں ڈاکٹر نے دوا دی تو ٹھیک ہو گیا۔

یہ کہنے میں اگرچہ حرج نہیں ہے، گُنَاہ نہیں ہے مگر ادب یہ ہے کہ ہم شفا کی نسبت اللہ پاک کی طرف کیا کریں۔

دُودھ والی رات کو یاد کرو!

حضرت بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے بزرگ ہیں۔ آپ کا انتقال ہوا، کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا گزری؟ اللہ پاک نے کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اللہ پاک نے اپنے حُضُور حاضِری کا شرف بخشا، مجھے فرمایا: بایزید! کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: مولیٰ! توحِیْد پر اِیْمان رکھتا ہوں، یہی کل اَثَاثَہ ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا: لَیْلَۃُ اللَّبَن۔ یعنی دُودھ والی رات کو یاد کرو...!! یہ سُن کر میں پسینہ پسینہ ہو گیا۔

خواب دیکھنے والے نے پوچھا: دُودھ والی رات سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ایک مرتبہ رات کے وقت میں نے دُودھ پِیا تو میرے پیٹ میں دَرْد شروع ہو گئی، میں نے کہا: دُودھ پِی لیا تھا، اِس لیے پیٹ میں دَرْد ہو گئی، فُلاں چیز کھائی تو دَرْد ٹھیک ہو گیا۔ اِس پر اللہ پاک نے یہ

فرمایا کہ بایَزِید...!!خُدا مجھے مانتے ہو پھر کہتے ہو کہ دُودھ نے بیمار کر دیا، شفا کی نسبت دواؤں کی طرف کرتے ہو۔

اللہ! اللہ...!!پتا چلا؛ ہمیں شفا اللہ پاک ہی دیتا ہے، ہمارا عقیدہ بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہی ہے مگر ہم شفا کی نسبت دواؤں کی طرف کر دیتے ہیں۔ اگرچہ یہ گُنَاہ نہیں ہے مگر ادب یہی ہے کہ ہم اللہ پاک کی رحمت کی طرف ہی نگاہ رکھا کریں۔

(3): لفظ "شکایت" سے بچیے!!...

تیسرا اَدَب: ہمارے ہاں عموماً لفظ **شکایت** بولا جاتا ہے۔ مجھے بُخار کی شکایت ہے، زُکام کی شکایت ہے، دردِ سَر کی شکایت ہے وغیرہ۔ یہ بھی بولنا گُناہ نہیں ہے، اِس میں حرج بھی نہیں ہے، کوئی ایسے کہے تو گنہگار نہیں ہو گا۔ البتہ! اِس لفظ سے بچنا بہتر ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عوام و خواص کی زبان پر یہ جملے بھی رہتے ہیں: بخار کی شکایت ہے، زُکام کی شکایت ہے۔ یہ نہیں کہنا چاہیے۔ اِس لیے کہ بیماریوں کا ظُہور اللہ پاک کی طرف سے ہوتا ہے، جب ایسا ہے تو شکایت کیسی...؟[1]

اِس مُحاوَرے سے توبہ کرلی

کتاب: بہارِ شریعت کے مُصَنِّف مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بیمار تھے۔ میں عیادت کے لیے گیا۔ میں نے عام بول چال کے مُطَابِق کہا: اب شکایت کا کیا حال ہے؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: شکایت کس سے ہو؟ اللہ پاک سے نہ تو شکایت پہلے تھی، نہ اب ہے۔ بندہ کو خُدا سے کیسی شکایت...؟ مفتی صاحِب

1...فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 228۔

فرماتے ہیں: وہ دِن تھا کہ میں نے بیماری کے لیے یہ لفظ بولنے سے توبہ کرلی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک تَوَجُّہ دِلاؤں، غور فرمایئے! ہمیں اپنی بیماری کا اَحْوال بتانے کا بھی ڈھنگ نہیں ہے۔ کب؟ کس کام کے لیے؟ کہاں؟ کیا بولنا ہے، کونسا لفظ استعمال کرنا ہے، کون سا نہیں کرنا۔ اِس کی بھی معلومات نہیں ہوتی۔ عموماً لوگ کہتے ہیں: مجھے بہت شِدَّت کا بخار ہے۔ حالانکہ صِرْف 100 یا 101 بخار ہوتا ہے۔ بہت شِدَّت کا نہیں ہوتا۔ خیر! یہ چیزیں بھی سیکھنے کی ہیں۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ ہر ہفتے مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں۔ مدنی مذاکرہ دیکھا کیجیے! تَوَجُّہ سے سوال جواب سُنا کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت سارے عِلْمِ دِین کے ساتھ ساتھ ایسے آداب بھی سیکھنے کو مل جائیں گے۔

(4) : عِلاج حلال طریقے سے کروایئے!

چوتھا اور اَہَم ترِین ادب یہ ہے کہ عِلاج ہمیشہ حلال طریقے ہی سے کروایئے! اِس میں بھی بعض دفعہ غلطیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ عموماً عِلاج کے معاملے میں شرعی راہنمائی لینے کا ذِہن لوگوں کا نہیں ہوتا۔ اس میں بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ایک صحابی (جن کا نام عِمْران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عنہ ہے، ان) کے پاس فرشتے حاضِر ہوتے اور سلام کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ انہیں کوئی مرض لاحق ہوا اور انہوں نے شدید ضرورت کے تحت ایسا عِلاج کر لیا جو تَوَکُّل کے خِلاف تھا اور اس سے حدیثِ پاک میں منع کیا گیا تھا، اُس دِن سے ان کے پاس فرشتوں نے حاضِر ہونا اور سلام پیش کرنا بند کر دیا۔[2]

1...فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 228۔

2...بَہْجَۃُ الْعَابِدِین، صفحہ: 155 خلاصۃً۔

اللہ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے کہ جب ایسا عِلاج جو گُناہ نہیں تھا، بس تَوَکُّل کے خِلاف تھا، ایسا عِلاج کرنے کا یہ اَثَر ظاہِر ہوا کہ فرشتوں سے ملاقات بند ہو گئی۔ تو ذرا سوچئے! اگر حرام چیزوں سے عِلاج کروالیا تو اس کا کیسا اَثَر نکلے گا...؟

منقول ہے کہ ایک بندہ ایک بیماری کی شفا کے لیے سال میں ایک مرتبہ شراب پیا کرتا تھا۔ اس کی نحوست یہ ظاہر ہوئی کہ **معاذ اللہ** ! انتقال کے وقت اُس کا ایمان سلب ہو گیا۔[1] اَلْاَمَان وَ الْحَفِیْظ اللہ پاک ہمیں محفوظ فرمائے! لہٰذا عِلاج کے معاملے میں بھی شرعِی راہنمائی کی عادت بنائیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ثواب بھی ملے گا، بہت سارے گُناہوں سے بھی بچ جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۔

دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: تفسیر سننے سنانے کا حلقہ 12

اے عاشقانِ رسول! سُنّتوں پر چلنے، نیک نمازی بننے کے لیے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار برکتیں ملیں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **تفسیر سننے سنانے کا حلقہ** بھی ہے۔

قرآنِ مجید سیکھنا بہت فضیلت والا کام ہے: ❁ اَحادیث میں اس طرح مضمون ہے: صبح اس حال میں کرو کہ یا تُم عالِم ہو یا طالِبِ عِلمِ دین[2] ❁ ایک روایت کے مطابق صبح کے وقت

1...منہاج العَابِدِین، العقبۃ الخامسۃ، الاصل الثالث، صفحہ: 324، 325 ملخصًا۔

2...دارمی، المقدمۃ، باب فی ذھاب العلم، صفحہ: 96، حدیث: 254۔

قرآنِ مجید کی ایک آیت سیکھنا 100 رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول بعدِ فجر تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگاتے ہیں ❁ اس میں 3 قرآنی آیات ❁ ان کا ترجمہ اور تفسیر سنی، سنائی جاتی ہے ❁ فیضانِ سُنّت سے دَرْس ہوتا ہے ❁ شجرہ شریف پڑھا جاتا ہے ❁ دُعا ہوتی ہے اور ❁ آخر میں اشراق، چاشت کے نوافِل بھی ادا کئے جاتے ہیں ❁ **آپ بھی تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی عادت بنائیے!** اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی ❁ حدیثِ پاک کے مطابق جو صبح کے وقت مسجد میں نیکی سیکھنے جائے، اسے عمرے کا ثواب ملتا ہے[2] ❁ صبح کا وقت نیکیوں میں گزرے گا تو برکت ملے گی ❁ سارا دِن اچھا گزرے گا ❁ صبح صبح عِلْمِ دین سیکھنے کا موقع نصیب ہو گا ❁ شجرہ شریف کی صُورت میں نیک بندوں کا ذِکْر ہو گا ❁ ان کی محبّت دِل میں بیٹھے گی ❁ اولیائے کرام کی رُوحانی توَجُّہ ملے گی ❁ ایمان تازہ ہو گا ❁ ان کے وسیلے سے کی گئی دُعائیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! پُوری ہوں گی ❁ ایک بڑی برکت یہ کہ **نمازِ فجر سے نمازِ اشراق تک مسجد میں رُکنا سُنّتِ مصطفےٰ ہے** اس پر عَمَل کی سَعادَت مل جائے گی ❁ حدیثِ پاک کے مطابق جو نمازِ فجر کے بعد ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہے، پھر اشراق، چاشت کے نوافِل پڑھے، اسے جہنّم کی آگ نہیں چھوئے گی۔[3]

1… ابن ماجہ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، صفحہ:48، حدیث:219۔

2… مستدرک، کتاب العلم، باب من جاء المسجد… الخ، جلد:1، صفحہ:281، حدیث:317۔

3… شعب الایمان، باب فی الصیام، جلد:3، صفحہ:420، حدیث:3957۔

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے بیرونِ ملک میں ہیں جہاں اُن کا اپنا کاروبار ہے، اُنہیں ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں، مگر کافی کوششوں کے باوُجود ویزے نہ مِل سکے۔ کئی سال یُونہی گزر گئے، وہ بہت پریشان تھے کیونکہ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ خیر اُنہوں نے ہِمّت کر کے ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ اِسی دوران ایک اسلامی بھائی نے اُنہیں **شجرۂ قادریہ عطاریہ** سے شجرۂ عالیہ کے دُعائیہ اَشعار پڑھنے کا مَشْوَرہ دِیا۔ اُنہوں نے شجرے شریف سے دُعائیہ اَشعار کو بِلا ناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ الحمدللہ! **شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ** پڑھنے کی بَرکت سے اُن کا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا، حَیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا اور اُنہیں ویزے مِل گئے۔

مُشکلیں حَل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے | کر بَلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے مُحبّت کی اس نے مجھ سے مُحبّت کی اور جس نے مجھ سے مُحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

1…تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

عیادت سُنَّتِ مصطفٰے ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: **(1):** جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جنّت کے باغات میں بیٹھتا ہے، جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو 70 ہزار فرشتے رات تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔[1] **(2):** جو ثواب کی اُمّید پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، اسے جہنم سے 70 سال کے فاصلے تک دُور کر دیا جائے گا۔[2]

اے عاشقانِ رسول! مریض کی عیادت کرنا سُنّتِ مصطفٰے بلکہ سُنّتِ انبیا ہے ❀ نبیوں کے نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کسی بھی صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عنہ) کے بیمار ہونے کی اطلاع ملتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے ❀ اگر کوئی شخص 3 دن مسجد سے غائب رہتا تو آپ اس کے مُتَعَلِّق لوگوں سے پوچھا کرتے، اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے[3] ❀ اور عِیادت کے لیے اگر مدینۂ شریف کے آخری کنارے تک بھی جانا پڑتا تو تشریف لے جاتے اور اپنے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ عنہم) کی عیادت فرماتے۔[4]

﴿اعلان﴾

عیادت کرنے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

1... شعب الایمان، مریض کی عیادت کا باب، جلد:6، صفحہ: 531، حدیث: 9171۔

2... ابوداوٗد، کتاب: جنائز، باب: وضو میں عیادت کی فضیلت، صفحہ: 500، حدیث: 3097۔

3... مسند ابی یعلی، جلد: 3، صفحہ: 141، حدیث: 3429۔

4... مسلم، کتاب: جنائز، مریض کی عیادت کا باب، صفحہ: 331، حدیث: 925 خلاصۃً۔

﴿یاد دہانی﴾

دو فرامین مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) **اللہ پاک ہر شبِ جمعہ** (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

1…کنز العمال، 14/80، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴾5﴿ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے سترّ فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

1…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ… الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

1...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول،04 دسمبر 2025ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

عیادت کرنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ میں سے ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر امیر و غریب کے گھر بیمار پرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔[1] حضور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ الله (یعنی: کوئی حرج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں) سے پاک کرنے والا ہے) ایک اعرابی کی عِیادت کو تشریف لے گئے تو یہی فرمایا: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ الله۔[2]

عیادت اور بہت سارے روحانی علاج سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لیے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **بیمار عابد** پڑھ لیجئے۔ **اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔**

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عیادت کرتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "عیادت کرتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ الله

[1] ...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:407۔

[2] ...بُخاری، کتاب: المناقب، صفحہ:919، حدیث:3616۔

ترجمہ : کوئی حرج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں سے) پاک کرنے والا ہے۔(خزینۂ رحمت ص، 169)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ [1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو تَوبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا ۔(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

1 ۔۔۔ جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟ (8) 313 بار دُرُود شریف پڑھے؟ (9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (11) فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ (12) 12 منٹ مکتبۃُ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟ (13) اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) غُصّے کا عِلاج کیا؟ (15) اپنا جائزہ لیا؟ (16) اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟ (18) مَدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟ (20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟ (21) فجر کے لئے جگایا؟ (22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟ (23) گھر درس ہوا؟ (24) مسجد درس دیا یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟ (26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) ایک مُشت داڑھی ہے؟ (28) گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟ (30) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟ (32) ظہر کی سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد یا صلوٰۃُ اللَّیل پڑھی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟ (35) عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟ (38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت "دعوت اسلامی کا چینل" دیکھا؟ (40) ذاتی دوستی تو نہیں کی؟ (41) وقت پر قرض ادا کر دیا؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (43) صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟ (44) مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (45) تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟ (46) کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟ (48) والدین اور پیر و مُرشِد کو ایصالِ ثواب کیا؟ (49) اِسراف سے بچے؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟ (52) زبان کے گناہوں سے بچے؟ (53) فُضول باتوں سے بچے؟ (54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ

ہفتہ وار 9نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا ؟(59) ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی ؟(60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا ؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64) علاقائی دورہ کیا؟(65) پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک !جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد